سماجی علوم

ہندوستان اور عصری دنیا–II

دسویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب

سماجی علوم

ہندوستان اور عصری دنیا–II

دسویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Hindustan Aur Asri Duniya-II
(India and Contemporary World-II)
Textbook for Class X

ISBN 81-7450-782-5

پہلا اردو ایڈیشن

اکتوبر 2007 کارتک 1929

دیگر طباعت

جنوری 2013 پوش 1934
مئی 2015 ویشاکھ 1937
اگست 2019 بھادر پد 1941
نومبر 2019 اگھن 1941

PD 4.5T SPA

قیمت : 125.00

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	راجیش پپل

سرورق اور ڈیزائن
پارتھوی شاہ
شربنی رائے اور شیوراج پاترا

کارٹو گرافی
کے ورگیس

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

ہرش کمار، سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے شری ورنداون گرافکس پرائیویٹ لمیٹڈ E-34، سیکٹر 7، نوئیڈا-201301 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

'قومی درسیات کا خاکہ — 2005' میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور 'تعلیم کے طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سوشل سائنس کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر نیلا دری بھٹا چاریہ کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی

ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکر گزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے پروفیسر مسعود الحق کی شکر گزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی
20 نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے سماجی علوم کی درسی کتاب برائے ثانوی سطح

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتہ

خصوصی صلاح کار

نیلا دری بھٹاچاریہ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹاریکل اسٹڈیز، اسکول آف سوشل سائنسز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

اراکین

برج تنکھا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایسٹ ایشین اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی، دہلی

جی۔ بالاچندر، پروفیسر، گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل اسٹڈیز، جینیوا

جانکی نائر، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ

مونیکا جُنیجا، پروفیسر، ماریا گوپرٹ مئیر گیسٹ پروفیسر، Historisches Seminar، یونیورسٹی آف ہونوور، جرمنی

پی۔کے۔دتا، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتا

رشمی پالیوال، ایکلویہ، ہوشنگ آباد

ریکھا کرشنن، ہیڈ آف سینئر اسکول، وسنت ویلی اسکول، نئی دہلی

سیکھر بندھو پادھیائے، پروفیسر، فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ سوشل سائنسز، وکٹوریہ یونیورسٹی آف ویلینگٹن، نیوزی لینڈ

شکلا سانیال، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری، جادھو پور یونیورسٹی، کولکاتہ

تنیکا سرکار، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹاریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

اودے کمار، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ

ممبر کوآرڈی نیٹر

کرن دیوندر، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلمنٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتدر، سَمَاج وَادی، غیر مَذھَبی عَوامی جَمھُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

اظہارِ تشکر

یہ کتاب بہت سے مؤرخین، اساتذہ اور ماہرین کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ہر باب کو لکھنے، اس پر بحث کرنے اور نظرِ ثانی کرنے میں مہینوں لگے ہیں۔ ہم ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ان بحث مباحثوں میں حصہ لیا۔

متعدد لوگوں نے کتاب کے ابواب پڑھے اور مدد کی۔ ہم مانیٹرنگ کمیٹی کے اراکین کے خاص طور پر مشکور ہیں جنھوں نے مسودے پر اپنی رائے دیں۔ کُم کُم رائے نے متن میں بہت سی تبدیلیاں تجویز کیں۔ ارونِما، گوتم بھدرا، سپریا چودھری جینتی چٹوپادھیائے، سنگیتا راج، سمبودھا سین، لکشمی سبرامنیم، اے آر وینکٹا چلاپتھی، ٹی۔ آر۔ رمیش بیری، جی۔ سی۔ ایس۔ وینکٹیشورن اور ساہانہ نے باب II میں مدد کی۔ پرشوتم اگروال نے ہندی ناول کے حصوں کے لکھنے میں مدد دی۔ باب III کے لیے ویتنامی متن کا ترجمہ نگن کوک این نے کیا۔

کتاب کی تصویروں کا کام متعدد اداروں اور بہت سے لوگوں کی معاونت کے بغیر ناممکن تھا۔ دی لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹو گرافس ڈیویژن؛ رابندر بھون فوٹو آرکائیوز، وشوابھارتی یونیورسٹی، شانتی نکیتن؛ فوٹو آرکائیوز، امریکن ایمبسی، نئی دہلی؛ اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فار دی آرٹس، نئی دہلی؛ نیشنل مینوسکرپٹس مشن لائبریری، نئی دہلی؛ سنٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتہ؛ اشوتوش کلکشن آف دی نیشنل لائبریری، کولکاتہ؛ روجا مُتھیّا ریسرچ لائبریری ٹرسٹ، چنئی؛ انڈیا کلکشن، انڈیا انٹرنیشنل سینٹر؛ آرکائیوز آف انڈین لیبر، وی وی گری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف لیبر، نئی دہلی؛ فوٹو آرکائیوز، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز، ترینداڈ؛ جیوتندرا اینڈ جوتا جین نے بصری شبیہوں کے اپنے کلکشن سے فیض حاصل کرنے کی اجازت دی۔ یہ کلکشن اب CIVIC آرکائیوز میں موجود ہیں۔ پارتھیوشاہ نے بھی اپنے کلکشن سے بہت سی تصویریں دیں۔ پربھو مہاپاترا نے بندھوا مزدوروں کی تصویریں فراہم کیں۔ مظفر عالم نے شکاگو لائبریری سے مواد فراہم کیا، پراتک چکرورتی نے کینٹ لائبریری سے تصویریں نقل کرکے بھیجیں۔ انیس ونائک اور پرتھ شیل نے نئی دہلی میں تصویروں کی تحقیق کی۔

شالنی ایڈوانی نے متعدد بار ایڈیٹنگ کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ متن بچوں کی دست رس میں رہے۔ شیاما وارنر نے متن کی بہت سی غلطیوں اور کمیوں کی نشاندہی کی۔ پروجیکٹ میں ان دونوں کی انتہائی لگن کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ہم نے ہر اس فرد کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے جس نے کسی طرح بھی ہماری مدد کی ہے۔ لیکن پھر بھی اگر نادانستہ کوئی نام رہ گیا ہو تو اس کے لیے معافی کے خواستگار ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شمائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی، محمد وزیر عالم اور نرگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

فوٹو اور تصاویر کے لیے ہم درج ذیل اداروں اور افراد کے شکر گذار ہیں

ادارے اور فوٹو آرکائیو

آرکائیو آف انڈین لیبر، وی وی گری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف لیبر
آشوتوش کلکشن آف دی نیشنل لائبریری، کولکاتہ
کلکشن جیوتندرا اور جوتا جین، CIVIC آرکائیو
لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹو گرافی ڈویژن
مینواسکرپٹ مشن کلکشن
فوٹو آرکائیو، امریکن لائبریری، نئی دہلی
فوٹو آرکائیو، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز، ترینڈاڈ
پبلی کیشن ڈویژن، منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ
روجا متھیا ریسرچ لائبریری ٹرسٹ، چنئی
ساہتیہ اکادمی، کولکاتہ

رسائل

دی السٹریٹڈ لندن نیوز
السٹریٹڈ ٹائمز
انڈین چاریواری
گرافک

کتابیں

بریمن، جان اور پارتھیو شاہ کی تصنیف Working the Mill No More
چودھری، کے۔ این۔ کی تصنیف Trade and Civilization in the Indian Ocean
دویدی، شادرا اور راہل مہروترا کی تصنیف Bombay : The City within
اوینسن نورما کی تصنیف The Word is Scared; Scared is the Word
ہال، پیٹر کی تصنیف Cities of Tommorrow : An intellectual History of Urban Planning and the Designing in the Twentieth Century
ہاروی، ڈیوڈ کی تصنیف Paris : Capital of Modernity
جونس، جی۔ ایس کی تصنیف Outcast London : A Study in the Relationship between classes in Viltorian Society
کارنو، اسٹینلے کی تصنیف Vietnam : A History
روبے، پیٹر کی تصنیف Gandhi
سینٹ رچرڈ کی تصنیف Flash and stone : The Body and the City in Western Civilisation
اور The Golden Shoe : Building Singapore's Financial District

تعارف

ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں قوموں کا وجود ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ قوموں سے جڑے ہوتے ہیں اور قومیت رکھتے ہیں اور پھر یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اپنائیت اور تعلق کا یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قوم اور ملک ایک ہی چیز ہیں اور دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے کی مترادف ہیں۔ ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہ کرتے ہوئے دونوں اصطلاحات کو ہم معنی سمجھتے ہیں۔ ہم ملکوں کو ایسے متحدہ وجود سمجھتے ہیں جن کی بین الاقوامی سرحدیں متعین اور علاقے مقرر ہوتے ہیں ان کی ایک قومی زبان ہوتی ہے اور ایک مرکزی حکومت۔

پھر بھی اگر ہم پیچھے کی طرف لوٹیں اور اٹھارہویں صدی کے وسط میں پہنچ کر قوموں کی وہی تصویر ڈھونڈیں جو آج ہے تو ہمیں مایوسی ہوگی اور اگر ہم لوگوں سے ان کی قومیت یا قومی شناخت کے بارے میں سوال کریں تو وہ ہمارے سوالوں کو سمجھ بھی نہ پائیں گے کیونکہ اُس زمانے میں قومیں موجودہ صورت میں نہیں ہوتی تھیں۔ لوگ سلطنتوں، چھوٹی چھوٹی ریاستوں، جاگیروں اور تعلقوں میں رہتے تھے قوموں کی حیثیت سے نہیں۔ مشہور مورخ Eric Hobsbawn نے کہا تھا کہ جدید قوموں کے بارے میں سب سے اہم بات ان کی جدیدیت ہے۔ موجودہ قوم کے وجود کی تاریخ 250 سال سے زیادہ پرانی نہیں ہے۔

قوم کے جدید تصور کی ارتقا کیسے ہوئی؟

اور عوام نے خود کو ایک قوم سے منسلک دیکھنا کیسے شروع کیا؟

قوم سے تعلق کے احساس کا ارتقاء ایک مخصوص مدت کا مرہون منت ہے۔ اس کتاب کے پہلے دو ابواب (حصہ اول) اس ارتقا کی تاریخ سے بحث کریں گے۔ آپ کو پتہ چلے گا کہ کس طرح نیشنلزم یا قومیت کے تصور نے یورپ میں فروغ پایا اور مختلف عملداریاں اور علاقے ایک دوسرے میں ضم ہوئے اور قومی حکومتیں قائم ہوئیں۔ یہ کئی دہائیوں پر مشتمل ایک ایسا عمل تھا جس میں کئی جنگیں اور انقلاب، کئی نظریاتی تصادم اور سیاسی تنازعات کی کارفرمائی تھی۔ یورپ کی بات کرنے (باب I) کے بعد ہماری نظر ہندوستان (باب II) میں قومیت کے فروغ پر ہوگی۔ جہاں پر قومیت کی تشکیل نوآبادیاتی سامراج مخالف تجربے نے کی تھی۔ یہ آپ کو یہ سمجھنے میں مدد دے گا کہ نوآبادیاتی ممالک میں قومیت متضاد نظریات کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کس طرح متنوع انداز سے فروغ پا سکتی ہے اور اسے جدوجہد کے مختلف طریقوں سے کیوں کر مربوط کیا جا سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی الگ الگ جدوجہد کے میدان میں کس طرح سے پروان چڑھ سکتی ہے۔

اِن ابواب میں قومیت کی کہانی کئی سطحوں پر آگے بڑھے گی۔ آپ یقیناً گیوسپی مازنی (Guiseppe Mazzini) اور مہاتما گاندگی جیسے عظیم رہنماؤں کے بارے میں پڑھیں گے۔ لیکن ہم قومیت کو محض اہم رہنماؤں کے قول وفعل یا ان واقعات سے نہیں سمجھ سکتے جن کی انھوں نے قیادت کی یا جن میں انھوں نے حصہ لیا۔ اس کے لیے ہمیں عام آدمی کے حوصلوں، آرزوؤں اور ان کی سرگرمیوں پر بھی نظر ڈالنی ہوگی اور یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ قومیت کے جذبے کا اظہار روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے واقعات میں کس طرح ہوتا ہے اور یہ کہ بظاہر غیر مماثل اور بے تعلق تحریکات اس کی صورت گری میں کیا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ قومیت کا تصور

کس طرح پھیلتا ہے،ہمیں صرف یہی نہیں دیکھنا ہوگا کہ رہنماؤں نے کیا کہا بلکہ اس حقیقت پر بھی نظر ڈالنی ہوگی کہ عوام نے ان کی باتوں کو کس طرح سے سمجھا اور کس طرح ان کی تاویل کی۔اگر ہم یہ سمجھنا چاہیں کہ عوام نے کس طرح خود کو قوم سے منسلک سمجھنا شروع کیا تو پھر ہمیں نہ صرف ان سیاسی واقعات پر نظر ڈالنی ہوگی جو طریقۂ کار کے ناقد تھے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ قومیت کا جذبہ اور احساس فن کاروں اور ادیبوں کی تخلیقات میں کس طرح ظاہر ہوا۔

دوسرے حصے میں ہماری توجہ اقتصادی صورت حال اور روزگار کی جانب ہوگی پچھلے برس آپ نے اُن جانور چرانے والے اور جنگل میں رہنے والے گروہوں کے بارے میں پڑھا تھا جن کے بارے میں خیال ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سرد وگرم زمانہ سے اپنے کو بچا کر لائے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس نئی دنیا کا ہی حصہ ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔اس سال ہم اپنی توجہ کو جدیدیت کی تین علامتوں—عالمگیریت(globalization) صنعت کاری(industrialization) اور شہری زندگی(urbanization)— پر مرکوز کریں گے اور ان کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر نظر ڈالیں گے۔

باب IV میں آپ دیکھیں گے کہ عالمگیر دنیا کس طرح ایک طویل اور پیچیدہ تاریخ سے وجود میں آئی۔زمانہ قدیم سے یاتریوں، تاجروں اور مسافروں نے ساز وسامان، مہارتوں اور معلومات کے خزانوں کے ساتھ لق ودق فاصلے طے کیے ہیں اور سماجوں کو ایک دوسرے سے ایسے ایسے طریقوں سے جوڑا ہے کہ جن کے عواقب اکثر متضاد بھی ثابت ہوئے۔اشیا خورد ونوش اور مختلف اقسام کے پودوں کی نسلیں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں خوب پھیلیں، معلومات اور ذائقوں کے ساتھ ساتھ بیماریاں اور اموات بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوئیں۔جب مغربی طاقتیں نام ونہاد تہذیب کا علم لے کر افریقہ میں دور دراز علاقوں تک گئیں تو قیمتی دھاتیں اور غلام امریکہ اور یوروپ لے جائے گئے اور جب کیریبین جزیروں میں عالمی منڈی کے لیے کافی اور گنے کی کاشت کی جانے لگی تو اس کے ساتھ ہی کاشت کے لیے مزدوروں کی فراہمی کو یقینی بنانے کی خاطر چین اور ہندوستان میں بندھوا مزدوروں کا جابر نظام معرض وجود میں آیا۔

تیسرا حصہ آپ کو طباعت کے تاریخی ارتقا سے متعارف کرائے گا۔آج جب ہمارے چاروں طرف چھپی ہوئی چیزوں کا انبار ہے یہ تصور کرنا ہمارے لیے مشکل معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی گذرا ہے جب لوگ طباعت سے واقف بھی نہیں تھے۔باب VII ہمیں بتائے گا کہ معاصر دنیا کی تاریخ چھاپے خانے اور طباعت کے ارتقا سے کتنا قریبی تعلق رکھتی ہے آپ دیکھیں گے کہ طباعت نے کس طرح معلومات، نظریات، بحث وتمحیص، تبادلۂ خیال پروپیگنڈہ اور ادب کی متعدد نئی ہیئتوں کو پھیلنے اور پھیلانے میں کتنی مدد کی ہے اور ادب کی متنوع اصناف کو متعارف کرایا۔

جب ہم اپنے روزمرہ کے ان موضوعات پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کس طرح ہمیں دنیا کی بظاہر غیر اہم چیزوں پر غور وفکر کی دعوت دیتی ہے۔

نیلادری بھٹاچاریہ

خصوصی صلاح کار

فہرست

برائے توسیعی مطالعہ

آپ درج ذیل اسباق پر QR Code کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں؛

- انڈو-چائنا میں نیشنلسٹ تحریک
- کام، زندگی اور فرصت کے اوقات
- ناول، سماج اور تاریخ

یہ اسباق اس کتاب کے پچھلے ایڈیشن میں شائع ہوتے تھے، جب کہ اب یہ توسیعی مطالعہ کے لیے ڈیجیٹل موڈ میں فراہم کیے جا رہے ہیں۔